باکس 2: مالی شعبے کا استحکام مضبوط بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

2008ء کے عالمی مالی بحران کے بعد، مالی نظام کے بحیثیت مجموعی استحکام کو یقینی بنانا، یا بہ الفاظ دیگر نظامی خطرے کو محدود رکھنا پالیسی سازوں کی ترجیحی ذمہ داری کے طور پر سامنے آیا۔[19] چنانچہ متعدد خطوں نے ایک تفصیلی اور باضابطہ میکرو پروڈنشل پالیسی فریم ورک (ایم پی پی ایف) بنالیا ہے۔ اس فریم ورک کی ساخت کے لحاظ سے اگرچہ مختلف خطوں میں تنوّع موجود ہے تاہم آئی ایم ایف، ایف ایس بی اور بی آئی ایس نے اگست 2016ء میں ایک مشترکہ پالیسی پیپر میں دنیا بھر میں موجود ایسے اسٹرکچرز کا جائزہ لیا ہے۔ ان اداروں کی رائے میں ایک مؤثر ایم پی پی ایف کے لیے کلیدی عناصر یہ ہیں: **(الف)** ایم پی پی کے مقصد اور دائرہ کار کو واضح کرنا، **(ب)** ایک تفصیلی ادارہ جاتی ڈھانچہ تیار کرنا، (ج) نظامی خطرے کا تجزیہ کرنا اور پالیسی وسائل (toolkit) شناخت کرنا، اور (د) کسی بحران کے اثرات (spillovers) دوسرے ملکوں تک پہنچنے سے روکنے کے لیے باہم اشتراک کرنا۔[20]

مالی استحکام–ایک کلّی منظر نامہ

جن معیشتوں میں مالی خدمات فراہم کرنے میں بینک کلیدی ادارے ہوتے ہیں ان معیشتوں میں ایم پی پی ایف بڑی حد تک شعبہ بینکاری کے گرد گھومتا ہے (آئی ایم ایف، ایف ایس بی، بی آئی ایس 2016ء)۔ چونکہ پاکستان میں بھی مالی شعبے میں بینک کو مرکزی حیثیت حاصل ہے اور مجموعی اثاثوں میں جس کا حصہ 73 فیصد ہے، اس لیے ایم پی پی کی بنیادی ذمہ داری اسٹیٹ بینک کے پاس ہے۔[21] یہی وجہ ہے کہ خوب منظم ایم پی پی ایف کی تشکیل کے لیے پیش رفت میں اسٹیٹ بینک کا کردار اہم ہے۔

اسٹیٹ بینک کے اسٹریٹجک پلان "وژن 2020" میں کلیدی اہداف میں "مالی نظام کے استحکام کو تقویت دینا" بھی شامل ہے۔ اس ہدف کے تحت اسٹیٹ بینک کا عزم ہے کہ ایف ایس بی کے اصولوں کے مطابق نظام کے استحکام کا ایک جامع فریم ورک قائم کیا جائے گا۔

اسٹیٹ بینک نے میکرو پروڈنشل پالیسی فریم ورک کے لیے ایک ادارہ جاتی اسٹرکچر کو واضح صورت دینے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں جن میں خود اسٹیٹ بینک میں مالی استحکام کی ایگزیکٹو کمیٹی (ایف ایس ای سی) کی تشکیل، اور اسٹیٹ بینک اور ایس ای سی پی پر مشتمل ضابطہ ساز اداروں کی کونسل (سی او آر) شامل ہیں، جبکہ اسٹیٹ بینک ایک بالاتر ادارے مالی استحکام کی قومی کونسل (این ایف ایس سی) کے قیام کے لیے کام کر رہا ہے جس میں اسٹیٹ بینک، ایس ای سی پی، اور وزارتِ خزانہ شامل ہوگی۔[22]

ان فوروموں کو استعمال کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے کلّی مالی خطرات کے تجزیے، مالی شعبے کے استحکام کے لیے ان کے ممکنہ نتائج اور مطلوبہ اصلاحی اقدامات پر غور و خوض کا آغاز کر دیا ہے۔ اس غور و خوض کی بنیاد وہ کلّی معاشی تبدیلیاں ہیں جو مالی شعبے کو متاثر کر سکتی ہیں، وہ خطرات ہیں جو فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (ایف اے ٹی ایف) کی طرف سے پاکستان کی قدر پیمائی سے سامنے آسکتے ہیں، بھاری انکشاف کے فریم ورک کی تیاری ہے تاکہ ارتکاز کا خطرہ محدود رکھا جائے، اور اسٹیٹ بینک اور ایس ای سی پی کے درمیان ڈیٹا/معلومات کے تبادلے کو منضبط (streamline) کرنا ہے، وغیرہ۔

اسٹیٹ بینک نے نظامی خطرے کے تجزیے اور ابلاغ کا طریقہ کار اپنے یہاں مستحکم بنایا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے نظامی خطرے کے موافق گردشی (pro-cyclical systemic risk) تجزیے کی اپنی اہلیت بڑھانے کے لیے اپنی میکرو اسٹریس ٹیسٹنگ رجیم (macro stress-testing) میں نمایاں بہتری پیدا کی ہے جن کا مقصد یہ ہے کہ کلّی مالی روابط (interlinkages) کو سمجھا جائے۔[23] مزید برآں متغیرات کا ایک مجموعہ اخذ کیا گیا ہے جو نظامی خطرے کے ابھرنے سے پہلے 'پیشگی خبردار کرنے والے اظہاریوں' (Early Warning Indicators -EWIs) کے طور پر کام کرتے ہیں۔ یہ ای ڈبلیو آئی بیرونی اور مالی شعبوں سے ابھرنے والے ممکنہ خطرات، اور حقیقی شعبے کے ساتھ ان کے باہمی ربط کا پتہ چلاتے ہیں۔[24]

اسٹیٹ بینک نے اپنے سسٹمک رسک سروے (ایس آر ایس) کا آغاز کر دیا ہے جو مالی نظام کے استحکام پر رائے دہندگان کی جانب سے خطرے کے احساسات اور اعتماد کی پیمائش میں مدد دیتا ہے۔ یہ سروے موجودہ اور آئندہ (چھ ماہ کے دوران) خطرات میں جھانکنے کا ایک مفید ذریعہ ہے جس کی مدد سے پالیسی اقدامات میں رہنمائی ملتی ہے۔

---

19 نظامی خطرے کی دو جہتیں ہیں یعنی موافق گردشی (یا زمانی جہت) اور ساختی (یا نمائندہ جہت)۔

20 براہِ مہربانی دیکھیے "Elements of Effective Macro Prudential Policies"، بی آئی ایس، اگست 2016ء

21 پاکستان کا بازارِ سرمایہ کم گہرائی کا حامل ہے (جی ڈی پی میں بازار کی سرمایت کا پست تناسب)، مالی منڈیوں میں کم حجم کا اور سادہ نوعیت کا لین دین ہوتا ہے، بیرونِ ملک انکشاف محدود ہے، رہن مالکاری کا حجم ناقابلِ ذکر ہے (چنانچہ رئیل اسٹیٹ کی قیمتوں کا کردار متوقع طور پر کم ہے)، اور ہول سیل فنڈنگ پر انحصار کم ہے (چنانچہ باہمی ارتباط متوقع طور پر کم ہے)۔

22 تفصیلات کے لیے دیکھیے مالی استحکام کا جائزہ 2017ء، عمومی جائزہ، باکس 2۔

23 میکرو اسٹریس ٹیسٹنگ ماڈل میں univariate Auto Regressive Moving Average (ARMA)، Vector Auto Regressive (VAR) ماڈل، vector error correction model (VECM) وغیرہ شامل ہیں۔

24 ان 'پیشگی خبردار کرنے والے اظہاریوں' میں تفاوت، مارکیٹ نرخوں کے اظہاریوں اور ان کی تغیرپذیری، رجحان سے انحراف، اور مالی و بیرونی متغیرات کی شرحِ نمو شامل ہوتی ہے۔

[25] اسٹیٹ بینک نے باقاعدگی سے ایس آر ایس کے مراحل منعقد کیے ہیں تا کہ کلّی معیشت اور مالی شعبے کے بارے میں صنعت میں خطرے کے جو احساسات پائے جاتے ہیں ان سے آگاہی ملے۔

اسٹرکچر کو لاحق خطرے کو محدود کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے نظامی لحاظ سے اہم ملکی بینکوں (ڈی ایس آئی بی) کے تعین اور ان کی نگرانی کا ایک فریم ورک بنایا ہے۔ اس فریم ورک کے تحت اسٹیٹ بینک نے تین بڑے بینکوں کو نظامی لحاظ سے اہم ملکی بینک کا درجہ دیا ہے جن کی نگرانی اور ضوابطی تقاضے دوسرے بینکوں سے زائد ہیں۔ مذکورہ تین بینکوں کے لیے اضافی نگرانی میں یہ امور شامل ہیں: خطرے کی گنجائش کا جامع فریم ورک تیار کرنا، میکرو اسٹریس ٹیسٹ / حالات کا تجزیہ کرنا، اور متعین بینکوں کی اعلیٰ انتظامیہ اور بورڈ کے ساتھ مل کر بحالی کے منصوبے تیار کرنا اور اضافی نگرانی انجام دینا۔ نقصان برداشت کرنے کی اضافی صلاحیت اضافی ضوابطی اقدامات میں شامل ہے جو CET1 کی صورت میں سرمائے کی معیاری ضروریات سے زائد ہو۔

دیو ہیکر مالی اداروں (بشمول غیر مالی ادارے) سے ابھرنے والے سابقہ اور لاحقہ خطرات (up and down stream risks) پر نظر رکھنے کے لیے اسٹیٹ بینک ایس ای سی پی کے ساتھ مسلسل اشتراک کے ذریعے یکجا نگرانی (Consolidated CS Supervision) انجام دے رہا ہے۔ اسٹیٹ بینک اپنے سی ایس فریم ورک کو مزید مستحکم بنانے کی غرض سے آئی ایم ایف کے ساتھ رابطے میں ہے۔

مالی خطرے کے تجزیے سے آگاہی کے لیے اسٹیٹ بینک "مالی استحکام کا جائزہ" کی صورت میں سالانہ، "شعبہ بینکاری کی کارکردگی کا جائزہ" کی صورت میں ششماہی، اور "کمپینڈیم: بینکاری نظام کی شماریات" کی صورت میں سہ ماہی مطبوعات باقاعدگی سے شائع کر رہا ہے۔ ان مطبوعات میں تفصیلی اعداد و شمار پیش کر کے شفافیت بڑھائی جاتی ہے جن میں مالی اصابت کے اظہاریے، ابھرتے ہوئے مختلف خطرات کے بارے میں بحث، اور ان خطرات پر قابو پانے کے لیے کیے گئے اقدامات شامل ہوتے ہیں۔

اسٹیٹ بینک نے ایم پی پی آلات کے تعارف اور اصلاح کے لحاظ سے خالص مستحکم فنڈنگ کا تناسب (این ایس ایف آر) اور سیالیت کی موزونیت (ایل سی آر) دونوں کے لیے 100 فیصد شرح پر عملدرآمد کیا ہے جیسا کہ بازل سوم میں سرمائے کے معیارات کے تحت تجویز کیا گیا ہے۔ نیز، 2018ء میں شرحِ کفایتِ سرمایہ 11.275 فیصد سے بڑھا کر 11.90 فیصد کر دی گئی ہے جسے 2019ء کے خاتمے پر مزید بڑھا کر 12.5 فیصد کر دیا جائے گا۔ اس طرح بینکوں میں قرضے کی حالیہ توسیع کے تناظر میں سیالیت اور سرمائے کے بفر بنانے میں مدد ملے گی (دیکھیے **باب 3.1**)۔

پالیسی اقدامات کے سرحد پار اثرات و نتائج کو محدود کرنے کے لیے باہم بین الاقوامی اشتراک MPPF کا ایک اہم عنصر ہے۔ سرحد پار اثرات کے پہنچنے کا امکان محدود ہے، تاہم اسٹیٹ بینک متعدد بین الاقوامی فورمز پر موجود اور فعال ہے، نیز کثیر جہتی اداروں، ملکی سطح کے متعلقہ فریقوں، اور نگرانی کے غیر ملکی اداروں کے ساتھ تعاون کرتا ہے۔

کسی بحران میں پورے سسٹم تک متعدی اثر کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے ایک کارگر بعد از بحالی فریم ورک ضروری ہے جس میں مالی حفاظت کے قابلِ بھروسہ نیٹ موجود ہوں۔ ایسے کسی فریم ورک کی موجودگی سسٹم پر اعتماد برقرار رکھنے میں مددگار ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں چھوٹے اور مالی لحاظ سے ناتجربہ کار ڈپازٹرز کو (محفوظ ڈپازٹس کی حد تک) حرجانہ دینے کے مقصد سے ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن (ڈی پی سی) بنائی گئی ہے اور یہ (ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن ایکٹ 2016ء کے تحت) مکمل طور پر اسٹیٹ بینک کا ذیلی ادارہ ہے۔ یہ کارپوریشن یکم جون 2018ء سے اپنے کام کا آغاز کر چکی ہے۔[26] چنانچہ ڈپازٹ کے تحفظ کے موثر طریقہ کار / فریم ورک کا آغاز کرنے اور عمل درآمد کے لیے ڈی پی سی نے درج ذیل اقدامات کیے ہیں: (الف) پاکستان میں کام کرنے والے تمام جدولی بینکوں کو کارپوریشن میں بطور رکن شامل کیا گیا ہے، چنانچہ وہ تحفظ کے فریم ورک میں شامل ہیں،[27] (ب) ڈی پی سی نے بینکنگ کمپنیوں بشمول اسلامی بینکوں کے لیے ڈپازٹ کے تحفظ کا ایک طریقہ کار وضع کیا ہے جو یکم جولائی 2018ء سے نافذ العمل ہے، اور جو اس کے اپنے قانون اور انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف ڈپازٹ انشوررز (آئی اے ڈی آئی) کے جاری کردہ ڈپازٹ کی انشورنس کے موثر سسٹمز کے بنیادی اصولوں کے مطابق ہے،[28] (ج) اسلامی بینکاری اداروں کے شریعت سے ہم آہنگ ڈپازٹس کے مالکان کے لیے ڈپازٹس کے تحفظ کا ایک الگ انتظام "پابندِ شریعت ڈپازٹ پروٹیکشن میکانزم" کے تحت رکھا گیا ہے،[29] اور (د) تمام رکن بینکوں نے سہ ماہی بنیاد پر مطلوبہ پریمیم کی ادائیگی شروع کر دی ہے۔[30]

---

[25] ایس آر ایس ایک ششماہی سروے ہے اور اس کے جواب دہندگان میں کمرشل بینکوں، بیمہ کمپنیوں، مبادلہ کمپنیوں، مائکرو فنانس بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں کے ایگزیکٹوز، مالیات کی رپورٹنگ کرنے والے صحافی حضرات، اساتذہ، ایس ای سی پی حکام اور تھنک ٹینک شامل ہیں۔

[26] ڈی پی سی سرکلر نمبر 02 بتاریخ 31 مئی، 2018ء

[27] ڈی پی سی سرکلر نمبر 03 بتاریخ 22 جون، 2018ء

[28] ڈی پی سی سرکلر نمبر 04 بتاریخ 22 جون، 2018ء

[29] یہ طریقہ کار ایکٹ کی دفعہ 7(3) کے تقاضوں کے مطابق بنایا گیا ہے تا کہ ان حفاظتی انتظامات میں شریعت کی پابندی کی جائے۔

[30] کارپوریشن نے یہ محفوظ رقم طے کی ہے جو فی ڈپازٹر فی بینک ڈھائی لاکھ روپے ہے، جو کہ فی کس جی ڈی پی سے 1.46 گنا زائد ہے۔

مالی استحکام-خرُدبیانے کے تناظر سے

مستحکم مالی اداروں اور کارگر مارکیٹوں کی موجودگی مالی استحکام کو یقینی بنانے کے لیے لازمی ہے جو ملک کو پیش آمدہ خطرات سے نمٹنے کے قابل بناتی ہے، مارکیٹ کی بدلتی ہوئی حرکیات سے ہم آہنگ کرتی ہے، اور مالی خدمات کی ہموار فراہمی کو یقینی بناتی ہے۔ بی آئی ایس-ایف ایس بی- آئی ایم ایف (2016) کے مطابق خرد محتاطیہ ضوابط اور نگرانی ہی کلّی محتاطیہ فریم ورک کی تکمیل کرتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے -اپنے ضوابطی اور نگراں دائروں میں-ایسے متعدد اقدامات کیے ہیں تا کہ ابھرتے ہوئے خطرات سے نمٹا جاسکے۔ اس سلسلے میں زیادہ توجہ ان شعبوں پر دی گئی ہے:

زرِ مبادلہ پالیسی اور آپریشنز: اسٹیٹ بینک زد پذیر بیرونی شعبے سے بخوبی آگاہ ہے، جس نے بازارِ مبادلہ میں زبردست تغیر پیدا کیا ہے (**باب 2**)۔ اسٹیٹ بینک زرِ مبادلہ کے بہاؤ پر نظر رکھے ہوئے ہے اور سٹہ بازانہ سرگرمیوں کی روک تھام کے لیے اقدامات کر رہا ہے۔ وہ آپریٹنگ طریقوں کو بھی مستحکم کر رہا ہے تا کہ منی لانڈرنگ / دہشت گردی کی مالی معاونت کے امکان کو محدود کیا جائے۔ اسٹیٹ بینک کے درج ذیل اقدامات قابلِ ذکر ہیں:

اضافی نگرانی کو سہل بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے پروٹیکشن آف اکنامک ریفارمز ایکٹ (پی ای آر اے)، 1992ء میں فنانس ایکٹ، 2018ء کے ذریعے ترمیم کی ہے جس کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک کو اختیار مل گیا ہے کہ مبادلہ کمپنیوں کی غیر ملکی کرنسیاں لے جانے والے تمام افراد نقد کرنسیاں کسٹمز حکام کو بتانے کا پابند بنائے (**باب 4.4**)۔ نیز، مذکورہ ریفارمز ایکٹ میں ہونے والی ایک اور ترمیم نے صرف انکم ٹیکس ریٹرن فائل کرنے والوں کو فارن کرنسی اکاؤنٹ میں نقد فارن کرنسی جمع کرانے کی اجازت دی ہے، اور وفاقی حکومت کو اختیار دیا ہے کہ وہ فارن کرنسی اکاؤنٹس میں ڈپازٹس جمع کرانے اور نکلوانے کے حوالے سے ضوابط تیار کرے۔[31]

بازار کی تیزی سے بدلتی ہوئی حرکیات سے آگاہ رہنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے مجاز ڈیلروں، فارن کرنسی قرضوں، اوورڈرافٹ اور گارنٹیوں، فارورڈ ایکسچینج سہولتوں وغیرہ سے متعلق اپنے فارن ایکسچینج مینوئل پر نظر ثانی کی ہے۔[32]

ورچوئل کرنسی (مثلاً بٹ کوائن، لائٹ کوائن، پاک کوائن، ون کوائن وغیرہ) سے منسلک خطرے، بشمول قیمت میں اتار چڑھاؤ اور ان کرنسیوں کے غیر قانونی سرگرمیوں مثلاً منی لانڈرنگ اور غیر قانونی اشیا کی تجارت میں استعمال کا احساس کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے ورچوئل کرنسیوں / ٹوکن کی پراسیسنگ، استعمال، لین دین، تحویل، مالیت کی منتقل، فروغ اور ان میں سرمایہ کاری سے مبادلہ کمپنیوں اور زمرہ 'ب' کی مبادلہ کمپنیوں کو روک دیا ہے۔ نیز، مبادلہ کمپنیوں اور زمرہ 'ب' کی مبادلہ کمپنیوں کو اس کام سے بھی روک دیا ہے کہ وہ اپنے صارفین کو ورچوئل کرنسیوں / آئی سی اوٹوکن میں لین دین کی سہولت دیں (باب 6)۔[33]

اینٹی منی لانڈرنگ / دہشت گردی کی مالی معاونت کی روک تھام: اسٹیٹ بینک نے اینٹی منی لانڈرنگ / دہشت گردی کی مالی معاونت کی روک تھام کے نظام کو مستحکم بنانے کے لیے کئی اقدامات کیے جن میں سے بعض یہ ہیں: الف) مختلف اصطلاحات کی وضاحت کی خاطر اینٹی منی لانڈرنگ / دہشت گردی کی مالی معاونت کی روک تھام کے ضوابط میں ترامیم، ب) اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادوں کے تحت حکومت پاکستان کی جانب سے جاری کردہ ایس آر اوز اور اعلامیوں کی تعمیل کے بارے میں رہنمائی، اور، ج) 'اپنے صارف کو پہچانیں' کی شرائط کے دائرہ کار میں توسیع۔

بیرونِ ملک سرگرمیاں: بینکوں کے مجموعی اثاثہ جات میں بیرونِ ملک سرگرمیوں کا حصہ تقریباً 5 فیصد ہے۔ بیرونِ ملک مارکیٹوں میں شعبہ بینکاری کے لیے ابھرنے والے چیلنجوں سے نمٹنے کی خاطر اسٹیٹ بینک نے بینکوں کی بیرونِ ملک سرگرمیوں کے لیے 2018ء میں ایک جامع گورننس فریم ورک جاری کیا۔ اس فریم ورک کا مقصد بینکوں کی اس استعداد کو مستحکم کرنا ہے کہ وہ اپنی بیرونِ ملک سرگرمیوں کی بنا پر سامنے آنے والے مختلف خطرات کو سمجھ سکیں، پہچان سکیں اور ان پر قابو پاسکیں۔ بینکوں پر لازم کیا گیا ہے کہ وہ اپنی بیرونِ ملک برانچوں اور ذیلی اداروں کی سرگرمیوں کا نظم و نسق، انتظامِ خطر اور تعمیلی کارروائیوں کو مستحکم بنائیں۔[34]

کوائف کے اظہار کا معیار: اسٹیٹ بینک نے بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کے مالی گوشواروں کا فارمیٹ / کوائف کے اظہار پر نظر ثانی کی ہے تا کہ انہیں ضوابط میں آنے والی تبدیلیوں اور بہترین عالمی روایات سے ہم آہنگ کیا جائے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ بینکاری صنعت میں مالی رپورٹنگ میں یکسانیت لائی جائے، ساتھ ساتھ شفافیت بڑھائی جائے اور کوائف کے اظہار کے معیار میں اضافہ کیا جائے۔[35،36]

---

[31] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 05 برائے 2018ء۔

[32] ایف ای سرکلر نمبر 14 برائے 2018ء

[33] ایف ای سرکلر نمبر 03 برائے 2018ء

[34] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 06 برائے 2018ء

[35] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2018ء

[36] بعض تبدیلیاں یہ ہیں: (الف) ایکویٹی کی مد میں ری ویلیوایشن فاضل / خسارے کی تبدیلی، (ب) غیر مادی اثاثوں کے لیے الگ لائن، (ج) غیر فعال قرضوں اور سرمایہ کاری پر تموین کے لیے سنگل لائن پریزنٹیشن، (د) ماخوذہ سے آمدنی کے لیے نئی لائن کا اضافہ، (ہ) جامع آمدنی کی صورتِ حال کا اضافہ

متحرک تموین: ایک نئے اکاؤنٹنگ معیار آئی ایف آر ایس 9 کی آمد سے مالی آلات کی اکاؤنٹنگ میں بڑی تبدیلی یہ رونما ہوئی کہ دیوالیے کے امکان کی بنیاد پر قرضے کا متوقع نقصان متعارف کرایا گیا۔ اسٹیٹ بینک نے 2018ء کے دوران بینکاری صنعت کو ہدایت کی کہ وہ اپنی بیلنس شیٹس پر آئی ایف آر ایس 9 کا "مقداری اثرات کا تجزیہ" انجام دے۔ اس مشق کا مقصد یہ تھا کہ شعبہ بینکاری کی مستعدی معلوم کی جائے اور اس پر عملدرآمد کے دوران متوقع دشواریوں کو شناخت کیا جائے۔ توقع ہے کہ یہ اقدام بعد میں ایم پی پی ایف کی تکمیل کرے گا کیونکہ آئی ایف آر ایس 9 متحرک تموین کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

خطرے پر مبنی نگرانی: اسٹیٹ بینک نے خطرے پر مبنی نگرانی (آر بی ایس) کے فریم ورک کی تشکیل میں نمایاں پیش رفت کی ہے اور اس سلسلے میں وہ ٹورنٹو سینٹر کے ساتھ "طویل مدتی ملکی تعلق" میں شامل ہو گیا ہے جس کے تحت اسٹیٹ بینک کے حکام کی استعداد میں اضافہ کیا جائے گا۔ "طویل مدتی ملکی تعلق" پروگرام ڈھائی سال (جولائی 2018ء تا دسمبر 2020ء) پر محیط ہے۔ اس عرصے کے دوران آر بی ایس کا ڈھانچہ تیار کر کے آزمایا جائے گا اور اسے مزید نکھارا جائے گا۔

آئی ٹی معائنہ: زیرِ نگرانی مالی اداروں کے آئی ٹی سسٹمز کے جامع تجزیے کے لیے انفارمیشن سسٹمز انسپیکشن فریم ورک (آئی ایس آئی ایف) تیار کیا گیا ہے۔ یہ فریم ورک مجموعی آر بی ایس فریم ورک میں شامل ہو گا جو فی الوقت تیاری کے مرحلے میں ہے۔ آئی ایس آئی ایف بنیادی آئی ٹی سرگرمیوں میں خطرے کا تجزیہ کرتا ہے یعنی آئی ٹی آپریشنز، آئی ٹی ویلیو ڈیلیوری، ڈیلیوری کے متبادل ذرائع، پروجیکٹ مینجمنٹ، نیز آئی ٹی پروکیورمنٹ اور سروس لیول ایگریمنٹ (ایس ایل اے) مینجمنٹ، جبکہ کنٹرولز اور گورننس کے پہلوؤں کا بھی جائزہ لیا جاتا ہے۔

بینکاری طرزِ عمل اور تحفظِ صارف: اسٹیٹ بینک کی یہ رائے ہے کہ شعبہ بینکاری کے استحکام اور اس کی شمولیتی نمو کے لیے مالی صارف کا تحفظ یا ذمہ دارانہ بینکاری طرزِ عمل بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک کی طرف سے 2018ء میں حاصل کیے گئے چند اہم ترین سنگ میل یہ ہیں:

- 'ممنوعہ بینکاری طرزِ عمل' پر رہنما ہدایات کا اجرا۔ یہ رہنما ہدایات بینکوں کو ذمہ دارانہ طرزِ عمل اپنانے کے قابل بنائیں گی جس کے لیے وہ 'صارفین کے ساتھ منصفانہ رویہ' (ایف ٹی سی) کے اپنے فریم ورکس میں مناسب اور پیشگی نوعیت کے ضوابط شامل کریں گے۔[37]
- ایف ٹی سی نظام کو مستحکم بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے مارکیٹ سے اعداد و شمار جمع کرنے، بے ضابطگی اجاگر کرنے، بنیادی اسباب کا تجزیہ کرنے اور اصلاح کے اقدامات کی سفارش کے لیے نگرانی کے مؤثر آلات اپنائے ہیں۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک نے بینکوں کی طرف سے "انفرادی قرض گاری مصنوعات کے لیے مارکیٹنگ کے انکشافات" پر فاصلاتی نوعیت کا ایک موضوعاتی معائنہ حال میں منعقد کیا۔
- ڈجیٹل تبدیلی، کال سینٹرز کی عملی اہمیت اور طرزِ عمل کے متعلقہ خطرات کے تناظر میں اسٹیٹ بینک نے "بینکوں میں کال سینٹر مینجمنٹ" کا ایک تشخیصی جائزہ لیا۔ اس موضوعاتی جائزے کی بنیاد پر بینکوں اور مائکرو فنانس بینکوں کے لیے کال سینٹر مینجمنٹ، کم از کم شرائط کی پابندی کی اہمیت اجاگر کرنے والی تفصیلی رہنما ہدایات جاری کی گئیں۔[38]
- اسٹیٹ بینک نے 2018ء میں پاکستان کے اولین نجی کریڈٹ بیورو Aequitas Information Service Limited کو بزنس شروع کرنے کا اجازت نامہ دیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور کریڈٹ بیورو ڈیٹا چیک لمیٹڈ کو لائسنس دیا گیا ہے۔

مالی منڈی کا انفرا اسٹرکچر (باب 5): پاکستان ریئل ٹائم انٹربینک سیٹلمنٹ میکانزم (پرزم) نظامی اہمیت کا نظامِ ادائیگی ہے جو بڑے پیمانے کے لین دین کو سہولت دیتا ہے۔ 'پرزم' کے دائرہ کار اور عملی کارگزاری کے حوالے سے ہونے والی نمایاں پیش رفت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے 'پرزم کے عملی قواعد' کو اپ ڈیٹ کیا ہے جو بین الاقوامی معیارات کے مطابق ہیں اور جن میں (آر ٹی جی ایس) کی سرگرمیوں سے متعلق ہدایات موجود ہیں۔[39]

رقم کی برقی منتقلی (ای ایف ٹی) کے طریقے سے صارفین رقوم کی منتقلی اور اکاؤنٹ چلانے کے لیے برقی طور پر اپنے بینک اکاؤنٹ تک رسائی حاصل کرتے ہیں جس کے لیے مختلف ذرائع مثلاً اے ٹی ایم، انٹرنیٹ اور موبائل بینکاری وغیرہ استعمال کیے جاتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے ای ایف ٹی کو معیاری بناتے ہوئے ان کے لیے ضوابط جاری کیے ہیں جن کا مقصد یہ ہے کہ ان طریقوں کو فروغ دیا جائے، صارفین کا تحفظ اور ادائیگیوں میں شفافیت یقینی بنایا جائے، جیسا کہ پیمنٹ سسٹم اینڈ الیکٹرانک فنڈ ٹرانسفر ایکٹ 2007ء میں بیان کیا گیا ہے۔[40] ان ضوابط میں ای ایف ٹی شروع/پراسیس کرنے کے لیے پہل کار (originator) اور استفادہ کنندہ (beneficiary) کی کم از کم معلومات شناخت کی گئی ہیں، پہل کار، پیمنٹ سسٹم آپریٹرز (پی ایس او)/ پیمنٹ سروس پرووائڈرز (پی ایس پی) کی ذمہ داریاں اجاگر کی گئی ہیں، اور غیر مجاز اور/یا مؤخر ای

[37] بی سی اینڈ سی پی ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2018ء
[38] بی سی اینڈ سی پی ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2018ء
[39] پی ایس ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2018ء
[40] پی ایس ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2018ء

ایف ٹی کی صورت میں استفادہ کنندہ کے لیے حرجانے کی پالیسی، کوائف کے اظہار کی شرائط اور تنازع کے حل کا طریقہ وغیرہ دیا گیا ہے۔

سائبر کرائم اور آن لائن بینکنگ فراڈ کی بنا پر بینکوں / مائکرو فنانس بینکوں اور ان کے صارفین کو ممکنہ نقصانات سے بچانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے جامع ہدایات جاری کیں جن میں بینکوں سے پیشگی اقدامات کرنے کو اور کارڈ کا ڈیٹا محفوظ بنانے کو کہا گیا ہے۔[41]

اسٹیٹ بینک نے پیمنٹ سروسز کا دائرہ کار وسیع کرنے کے ساتھ ساتھ مالی لین دین کی عملی کارگزاری بڑھانے کے لیے رہنما ہدایات جاری کی ہیں۔ ان اقدامات میں یہ امور بھی شامل ہیں: غیر بینک مالی اداروں کو اے ٹی ایم کی سہولت پیش کرنے کی اجازت دی گئی ہے (جنہیں وائٹ لیبل اے ٹی ایم آپریٹر کہا جاتا ہے)،[42] بینکوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے صارفین کے کریڈٹ کارڈ کی ادائیگی کے لیے متبادل ذرائع (انٹرنیٹ بینکنگ، موبائل بینکنگ، اے ٹی ایم وغیرہ)[43] کی اجازت دیں، ون لنک اور نیشنل کلیئرنگ کارپوریشن آف پاکستان لمیٹڈ کو 'پرزم' کا خصوصی شریکِ کار قرار دیا گیا ہے تاکہ کلیئرنگ پراسیس میں مزید کارگزاری لائی جائے اور تصفیے کے خطرات کو محدود کیا جائے، وغیرہ۔[44، 45]

مالی استحکام–مالی شمولیت کا نقطۂ نظر

تحقیقی مواد سے ثابت ہوتا ہے کہ مالی شمولیت غربت میں کمی اور معاشی نمو کی بہتری میں معاون ہونے کے ساتھ ساتھ مالی استحکام کو بھی فروغ دیتی ہے۔[46] اس امر کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کہ ملک میں پہلے ہی مالی انفرا اسٹرکچر اور تربیت یافتہ نگرانی کا نفاذ کیا جا چکا ہے، درحقیقت معاشرے کے ایک بڑے پسماندہ طبقے کے لیے بہتر مالی رسائی اور مالی خدمات کا بہتر استعمال مالی استحکام کو تقویت پہنچاتا ہے (اوکپارا 2011ء؛ پرساد 2010ء؛ کل وغیرہ 2012ء)۔ مورگن اور پونٹین (2014ء) نے اس امر کی نشاندہی کی کہ قرضوں میں چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (ایس ایم ایز) کا زیادہ حصہ مالی استحکام کو مدد دیتا ہے، کیونکہ بنیادی طور پر غیر فعال قرضوں اور مالی اداروں کے نادہندہ ہو جانے کے امکانات میں کمی آتی ہے۔ ہان اور ملیکی (2013ء) کے خیال میں مالی شمولیت، جسے امانتوں تک وسیع تر رسائی اور ان کے استعمال سے ماپا جاتا ہے، مالی بحران کے دور میں بینکوں کی امانتوں کا حجم مستحکم کر سکتی ہے، نتیجتاً بالآخر مالی استحکام کو فروغ ملتا ہے، بالخصوص متوسط آمدنی والے ملکوں میں۔ دوسری جانب اگر وسیع تر مالی رسائی قرضوں کی تیز رفتار نمو یا مالی نظام کے قدرے غیر منضبط حصوں کی توسیع کا سبب بنے تو مالی خطرات بھی جنم لے سکتے ہیں (پی آئی ایس سہ ماہی جائزہ، مارچ 2015ء)۔

اسٹیٹ بینک کافی عرصے سے ترقیاتی مالیات کو فروغ دے رہا ہے جس میں مائکرو فنانس، ایس ایم ای مالکاری، زرعی مالکاری، انفرا اسٹرکچر اور مکاناتی مالکاری اور اسلامی بینکاری شامل ہے۔ مالی شمولیت بڑھانا ایس بی پی وژن 2020ء کے تزویراتی مقاصد میں شامل ہے۔ اس ضمن میں ہونے والی پیش رفت درج ذیل ہے:

مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی: مالی شمولیت کے فروغ کی خاطر 2015ء میں حکومت نے مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی کا آغاز کیا تھا۔ شمولیت بڑھانے کے حتمی ہدف کی جانب پیش قدمی کرتے ہوئے وفاقی حکومت نے آئندہ پانچ برسوں میں عملدرآمد کے لیے نئی پالیسی ہدایات جاری کیں۔[47، 48] ہمہ گیر مالی شمولیت کے حصول کی غرض سے اس پالیسی میں قومی فریم ورک، مخصوص لائحہ عمل اور اہداف شامل ہیں۔ تازہ پالیسی میں اہداف اور ان کے حصول کے لیے مخصوص افعال تشکیل دیے گئے ہیں، جنہیں مقرر وقت اور کارکردگی کے کلیدی اظہاریوں (کے پی آئیز) کے ساتھ 2023ء تک عملدرآمد کے لیے متعلقہ اداروں کو تفویض کیا گیا ہے۔[49] ان اہداف میں وسیع امور پر توجہ دی گئی ہے، جیسے؛

- ڈجیٹل ادائیگیوں کے استعمال میں اضافہ (لین دین کے 65 ملین کھاتے جن میں خواتین کا حصہ 20 ملین کھاتے)
- امانتیں بڑھا کر جی ڈی پی کے 55.0 فیصد تک لے جانا[50]

---

[41] پی ایس ڈی سرکلر نمبر 09 برائے 2018ء

[42] پی ایس ڈی سرکلر نمبر 05 برائے 2018ء

[43] پی ایس ڈی سرکلر لیٹر نمبر 02 برائے 2018ء

[44] پی ایس ڈی سرکلر نمبر 04 برائے 2018ء

[45] پی ایس ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2018ء

[46] **مالی شمولیت کے بطور نمائندہ استعمال ہونے والے اظہاریے** (مثلاً، قرضوں میں ایس ایم ایز کو دیا گیا تناسب، ایک ہزار نفوس کے لیے بینک شاخوں کی تعداد، ایک ہزار نفوس کے لیے اے ٹی ایمز کی تعداد، ایس ایم ای قرض گیروں کی تعداد، باضابطہ اداروں میں کھاتوں کی تعداد اور مالی شمولیت اشاریہ وغیرہ۔)

مالی استحکام کے بطور نمائندہ استعمال ہونے والے اظہاریے (بینک کا Altman's Z-اسکور، بازارِ حصص کی تغیر پذیری، غیر فعال قرضوں کی تموین، امانتوں کا معیاری انحراف، مالی استحکام اشاریہ وغیرہ۔)

[47] مطبوعہ 'مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی، حکومت کا 100 روزہ ایجنڈا" (اس لنک سے لیا گیا (http://www.finance.gov.pk/NFIS.pdf

[48] 2015ء میں حکومت پاکستان (وزارتِ خزانہ) اور اسٹیٹ بینک نے مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی متعارف کرائی جس پر 2020ء تک عملدرآمد کا ہدف رکھا گیا۔

[49] عملدرآمد کے فریم ورک کے حوالے سے وزیراعظم آفس میں "ٹرانسفارمیشن آفس" کا قیام عمل میں لاکر مرکزی نگراں اور رابطہ کار نظام بنایا گیا۔ جس ادارے کو یہ کام دیا گیا ہے عملدرآمد کی حتمی ذمہ داری اسی پر ہے۔

[50] عالمی بینک کے مطابق 2016ء تک جی ڈی پی میں امانت کا تناسب 32.0 فیصد تھا۔ (https://fred.stlouisfed.org/series/DDOI02PKA156NWDB)

- ایس ایم ای فنانس کا فروغ (نجی شعبے کے قرضے کا 17 فیصد حاصل کرنا اور قرض گیروں کی تعداد 7 لاکھ تک بڑھانا)[51]
- زرعی مالکاری میں اضافہ (قرضوں کا سالانہ ہدف 1.8 ٹریلین روپے اور 6 ملین کاشتکاروں کی ضروریات ڈیجیٹل طریقہ کار سے پوری کرنا)، سستے مکانات کو بڑھانا، اسلامی بینکاری کا حصہ بڑھانا (بینکاری صنعت کے 25 فیصد تک لے جانا اور مجموعی برانچ نیٹ ورک میں 30 فیصد تک حصہ حاصل کرنا)

مائکروفنانس: اسٹیٹ بینک نے مائکروفنانس شعبے کی مالی رکاوٹیں دور کرنے کے لیے لائن آف کریڈٹ (ایل او سی) فنڈ برائے مائکروفنانس بینکس اور نان بینک مائکروفنانس کمپنیز قائم کیا ہے، تاکہ مائکروفنانس قرض گیروں کو قرضے فراہم کیے جاسکیں۔ عالمی بینک کے مالی شمولیت اور انفراسٹرکچر منصوبے کے تحت حکومت پاکستان نے اس فنڈ کے لیے رقوم فراہم کی ہیں۔[52]

ایس ایم ای فنانسنگ: اسٹیٹ بینک نے ایس ایم ایز کو فروغ دینے کے لیے درج ذیل قابل ذکر اقدامات کیے ہیں:

- قرضہ ضمانت کی موجودہ اسکیم کا نفوذ بڑھانے کے لیے پست مالیت کے درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کو اسکیم میں شامل کیا گیا ہے۔
- غیر شامل شدہ ایس ایم ایز[53] کو اس قابل بنانے کے لیے کہ وہ منقولہ اثاثوں کو رہن کے طور پر استعمال کرسکیں، اسٹیٹ بینک فنانشل انسٹی ٹیوشن (محفوظ لین دین) ایکٹ، 2016ء کے تحت برقی رجسٹری کے قیام میں معاونت کر رہا ہے۔
- اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ بیشتر ایس ایم ایز اپنے کاروبار کے مالی، ٹیکنالوجی سے متعلق، تشہیری اور انسانی وسائل جیسے پہلوؤں کو پیشہ ورانہ انداز سے نمٹنے کی کم صلاحیت رکھتے ہیں، بینکوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنی ایس ایم ای بینکاری میں غیر مالی مشاورتی خدمات (این ایف اے ایس) کو شامل کریں، تاکہ موجودہ اور ممکنہ ایس ایم ای صارفین کو بہتر خدمات فراہم کرسکیں۔[54]

- اسٹیٹ بینک نے چند منتخب شعبوں میں چھوٹے اور کم مالیت کے درمیانے کاروباری اداروں کو جاری سرمائے کی مالکاری کے سلسلے میں نومالکاری کے لیے ایک مخصوص طریقہ کار متعارف کرایا ہے۔[55] بعینہٖ مالیات تک خواتین آجروں کی رسائی بڑھانے کی خاطر یہ اقدام کیا گیا ہے کہ پسماندہ علاقوں میں نومالکاری اور قرضہ ضمانت اسکیم برائے خواتین آجرین کے لیے اہل اضلاع کی تعداد بڑھادی گئی ہے۔[56]
- مکاناتی مالکاری: پاکستان میں مکاناتی مالکاری کا حصہ بے حد قلیل ہے (جی ڈی پی کا 0.5 فیصد)۔ مکاناتی مالکاری کو فروغ دینے کے لیے پاکستان مورگیج ری فنانس کمپنی (پی ایم آر سی) کا قیام عمل میں لایا گیا، جس میں مالی اداروں اور حکومت پاکستان کی ایکویٹی شراکت ہے، اور اسے کاروبار کرنے کی اجازت دیدی گئی ہے۔ پی ایم آر سی کو اختیار حاصل ہے کہ پرائمری مورگیج لینڈرز (پی ایم ایلز) کو طویل مدتی رقوم فراہم کرے، یہ ادارہ بانڈ مارکیٹ کی ترقی میں بھی اپنا کردار ادا کرے گا۔

اسلامی مالیات: اسٹیٹ بینک نے روایتی طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کا شریعت سے ہم آہنگ متبادل فراہم کرنے کی غرض سے مضاربہ پر مبنی طویل مدتی اسلامی مالکاری سہولت (آئی ایل ٹی ایف ایف) کا اجرا کیا ہے، تاکہ برآمدی صنعتوں کو ملک میں تیار ہونے والے نئے یا درآمدی پلانٹ کی خریداری کے لیے سہولت فراہم کی جاسکے۔[57]

اسٹیٹ بینک نے 'شریعہ نظم ونسق فریم ورک برائے اسلامی بینکاری ادارے' پر نظر ثانی کی ہے جس میں اسلامی مالیات کے کئی اداروں کے کردار کا احاطہ کیا گیا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ اسلامی بینکاری اداروں کو یہ بھی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے عملے کی استعداد کاری اور تربیت کے لیے اضافی اقدامات کریں۔

---

[51] 30 دسمبر 2018ء تک، نجی شعبے کے قرضے میں فیصدی اعتبار سے ایس ایم ای شعبے کا حصہ 8.46 فیصد اور ایس ایم ای قرض گیروں تعداد 180704 تھی۔ (ماخذ: ایس ایم ای مالکاری کا سالانہ جائزہ، 2018ء (http://www.sbp.org.pk/sme/PDF/DFG/2018/QSMEF-Dec-2018.pdf

[52] اے سی ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2018ء

[53] آئی ایچ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2018ء

[54] آئی ایچ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 10 برائے 2017ء

[55] یہ اسکیم دسمبر 2017ء کے دوران متعارف کرائی گئی (شعبہ انفراسٹرکچر اور ایس ایم ای مالکاری سرکلر نمبر 11 برائے 2017ء)

[56] آئی ایچ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 02 برائے 2018ء

[57] آئی ایچ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2018ء